14627 ـ مائلات مميلات كى شرح

سوال

حديث (مائلات مميلات) ميں نبى صلى اللہ عليہ وسلم كے فرمان كا معنى كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے صحيح مسلم ميں نبى صلى اللہ عليہ وسلم سے حديث بيان كى ہے كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا : (دوقسميں جہنمى ہيں ميں نے انہيں ديكھا نہيں ، كچھ مردوں كےپاس گائے كى دموں جيسے كوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں كو ماريں گے (اوردوسرى قسم) اوروہ عورتيں جو كپڑے پہننے كے باوجود بھى ننگيں ہونگي وہ مائل ہونے والى اوردوسروں كو اپنى طرف مائل كرنے والى ہونگى ان كے سربختى اونٹوں كى كوہان جيسے اونچے ہونگے ، يہ دونوں نہ توجنت ميں داخل ہونگى اور نہ ہى اس كى ہوا كو پائيں گي) ـ

اس حديث ميں يہ بہت سخت اور عظيم وعيد ہے اور حديث ميں جوكچھ بيان ہوا ہے اس سے بچنا واجب اورضرورى ہے ـ

وہ اشخاص جن كےہاتھ ميں گائے كى دم جيسے كوڑے ہوں يہ وہ لوگ ہيں جوپوليس وغيرہ ميں سےلوگوں كوناحق مارنے پرمقرر كيے جائيں چاہے يہ حكومت كے حكم سے ہويا حكومت كے حكم كے بغير اس ليے كہ حكومت كى اطاعت معروف اور نيكى كے كاموں ميں كى جائے گى جيسا كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے :

(اطاعت تونيكى كے كام ميں ہے)

اور دوسرى حديث ميں فرمايا :

(خالق (اللہ تعالى) كى نافرمانى ميں كسى مخلوق كى اطاعت نہيں ہے) اور نبى صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمان (كاسيات عاريات مائلات مميلات) كى اہل علم نے شرح يہ كى ہے كہ :

" كا سيات " يعنى اللہ تعالى كى نعمتيں ان پرہيں اور" عاريات " يعنى وہ ان نعتوں كا شكراداكرنے سے عارى ہيں اوراللہ تعالى كى اطاعت نہيں كرتيں اورنہ ہى وہ گناہ اور غلط كام ہى ترک كرتى ہيں حالانكہ ان پر اللہ تعالى كے انعامات بہت

ہی زیادہ ہیں جو کہ مال ودولت وغیرہ کی شکل میں ہیں ۔

اوراس حدیث کا ایک اور معنی بھی کیا گیا ہے کہ کاسیات کا معنی یہ ہے کہ وہ ایسے کپڑے پہنے ہوئے ہونگي جس میں ستر پوشی نہیں ہوگی یا تو اس کپڑے کی باریکی کی بنا پر اور یا پھر اتنے چھوٹے ہوں گے یہ کپڑوں کا مقصد ہی حاصل نہیں ہوگا ، تواسی لیے فرمایا کہ " عاریات " اس لیے کہ جوکپڑا وہ پہنے ہوئے ہیں اس سے ستر پوشی نہیں ہوتی ۔

" مائلات " یعنی وہ عفت عصمت سے علیحدہ ہونے والی ہیں یعنی ان کے گناہ اورمعاصی ان عورتو ں کی طرح ہیں جوکہ فحاشی کی عادی ہوں یاپھر فرآئض کی ادائیگي میں کوتاہی کا شکار ہوں مثلا نماز وغیرہ میں ۔

" ممیلات " یعنی دوسروں کومائل کرنے والی ہیں یعنی انہیں شروفساد کی دعوت دیتی ہیں ، تو وہ اپنے افعال اور اقوال سے دوسروں کو فساد اورمعاصی کی طرف مائل کرتی اور وہ ایمان نہ ہونے یا پھر ایما ن کی کمی کی بنا پر فحاشی پرمستمر رہتی ہیں ۔

تواس صحیح حدیث سے مقصود اورمراد یہ ہے کہ ظلم اور عورتوں اور مردوں سے جوفساد ہے اس سے بچا جائے ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :

(ان کے سربختی اونٹوں کی کوہان جیسے اونچے ہونگے) کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ : وہ عورتیں جو اپنے سروں کو بالوں وغیرہ سے بڑا کرتی ہیں حتی کہ بختی اونٹ کی مائل کوہان کی مانند ہوجاتا ہے ۔

اور بختی اونٹ کی ایک قسم ہے جس کی دو کوہانہیں اور ان دونوں کے درمیان جھکاؤاورمیلان ہوتا ہے کہ یہ ایک طرف اور وہ کوہان دوسری طرف جھکی ہوتی ہے ، تو یہ عورتیں جب اپنے سروں کو بالوں وغیرہ سے (جوڑا باندھ کر) بڑا کرتی ہیں تو ان کوہانوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ فرمان کہ :

(نہ تووہ جنت میں داخل ہونگي اور نہ ہی جنت کی ہوا ہی پا سکیں گی) یہ بہت ہی سخت قسم کی وعید ہے لیکن اگروہ مسلمان ہی مریں تواس سے ان کا کفر اور جہنم میں مستقل رہنا لازم نہیں آتا ، جس طرح کہ سارے گناہ ہیں ، بلکہ وہ اور دوسرے گنہگار سب کے سب گناہوں کی وجہ سے آگ کی وعید دیے گئے ہیں ۔

لیکن وہ سب اہل معاصی وگنہگاراللہ تعالی کی مشیئت کے تابع ہیں اگراللہ سبحانہ وتعالی چاہے توان کے گناہ معاف فرما دے اوراگر چاہے تو انہیں عذاب سے دوچار کردے ، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سورۃ النساء میں دوجگہ پرفرمایا ہے :

يقينااللہ تعالی شرک کومعاف نہیں فرماتا اور اس کے سواجسے چاہے بخش دیتا ہے النساء (48) ۔

اورجواہل معصیت اورگنہگار جہنم میں جائیں گے وہ اس میں کفار کی طرح مستقل اورہمیشہ نہیں رہیں گے ، اہل سنت کے ہاں تووہ لوگ بھی جوکہ اہل معاصی اورگنہگار میں سے مخلد فی النارہیں مثلا قاتل ، زانی ، اور خودکشی کرنےوالا ، تو ان کا مخلدفی النار بھی ایسا نہیں جس طرح کہ کفار ہیں بلکہ یہ ایسی ہمیشگی ہے جس کی انتہاء ہوگی لیکن خوارج اور معتزلہ کا عقید اھل سنت کے خلاف ہے اور اسی طرح جو خوارج اورمعتزلہ کے نقش قدم پرچلنے والے بدعتی ہیں ان کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ یہ لوگ کافروں کی طرح مخلد فی النار ہیں ۔

اھل سنت نے یہ عقیدہ اس لیے اپنایا ہے کہ احادیث صحیحہ تواتر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کےگنہگاروں کے لیے سفارش کریں گے جسے اللہ تعالی کئ بار شرف قبولیت بخشے گا ، اور ہرباران کے لیے ایک حد مقرر کردی جائے گی وہ اتنے اشخاص کو جہنم سے نکل لیں ۔

اوراسی طرح باقی رسول اورمومن اورفرشتے یہ سب کے سب اللہ تعالی کی اجازت سے سفارش کریں گے ، اور اسی طرح اللہ تعالی اہل توحیدمیں سے جسے چاہے گاوہ ان مسلمانوں کے متعلق جو اپنے گناہوں اورمعاصی کی بنا پرجہنم میں داخل ہوچکے ہوں گے سفارش کریں گے ، اور جہنم میں باقی کچھ ایسے گنہگار رہ جائیں گے جنہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش شامل نہیں ہوگی اللہ تبارک وتعالی انہیں اپنی رحمت واحسان سے نکال دیں گے تو آگ میں صرف کفار ہی رہ جائیں گے جوکہ مستقل اورہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے ، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے کفارکے بارہ میں فرمایا ہے :

جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان کے لیے اسے اوربھڑکا دیں گے الاسراء (97) ۔

اورفرمان باری تعالی ہے :

اب تم (اپنے کیے کا) مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے النباء (30) ۔

اوراللہ تعالی نے بتوں کی عبادت کرنے والے کافروں کے بارہ میں فرمایا :

اسی طرح اللہ تعالی انہیں حسرت دلانے کے لیے ان کے اعمال دکھائے گا اوروہ جہنم میں سے ہرگزنہیں نکلیں گے البقرۃ (167) ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی کے ارشاد کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{ یقین جانو کہ کافروں کے لیے جوکچھ زمین میں ہے بلکہ اسی طرح اتنا ہی اوربھی ہو اور وہ اس سب کو قیامت کے دن عذاب کے بدلے فدیہ میں دینا چاہیں توبھی یہ ناممکن ہے کہ ان کا یہ فدیہ قبول کرلیا جائے ، ان کے لیے تو

دردناک عذاب ہی ہے ۔

وہ چاہیں گہ وہ جہنم سے نکل بھاگیں لیکن وہ ہرگز اس میں نہیں نکل سکیں گے اوران کے لیے ہمیشگی والا عذاب ہوگا } المائدۃ (36 ـ 37) ۔

اس موضوع میں آیات تو بہت ساری ہیں ، ہم یہی پرختم کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے جھنمیوں کے حالات سے عافیت سلامتی طلب کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس سے بچا کر رکھے آمین ۔ .